ناقل: مہدی معاویہ

جامعہ خیر المدارس میں جانشینِ امیرِ شریعت کی ایک معرکہ آراء تقریر

بزرگانِ ملت، علماء کرام مشائخ عظام:

یہ مدرسہ حقیقتاً میرا اپنا مدرسہ ہے یہ میری مادرِ علمی ہے۔ جس کی گود میں سات برس تک میں نے علم حاصل کیا۔ اس کے بانی، اپنے محسن اور مربّی حضرت الاستاذ مولانا خیر محمد جالندھری نور اللہ مرقدہ کی نگرانی میں میں نے تربیت حاصل کی۔ اور کم و بیش ستائیس برس ان کے قدموں میں بیٹھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ زندگی کا بہت بڑا حصہ الحمدللہ اس عدیم النظیر محسن و مربّی کی سنگت اور معیت میں گزارا۔

یہاں میں کبھی بھی تقریر کی نیت سے حاضر نہیں ہوا اور نہ اب اس نیت سے آیا ہوں، میرے لیے نسبت مصیبت بن گئی ہے کہ شاہ جی کا لڑکا ہے یہیں پڑھتا رہا ہے اور شاگرد بھی یہیں کا ہے۔ یہ جان بوجھ کر نکل جاتا ہے، یہ چاہتا ہے کہ میرے پیچھے کاروں والے دوڑتے پھریں...... میں اس تخیل پر بھی لعنت بھیجتا ہوں۔ یہاں آکر خطابت کے انداز میں گفتگو کرنے میں مجھے دراصل شرم دامن گیر ہوتی ہے میرے لیے اتنی ہی سعادت بہت ہے کہ میں اپنے استاذ کی اولاد کا منہ دیکھ لوں، مدرسہ کو دیکھ لوں، یہ آباد نظر آئے ۔یہاں سے جو قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند ہوتی ہیں ۔ وہ میری زندگی میں بھی یونہی بلند ہوتی رہیں اور بعد ن بھی ۔ اس سے زیادہ میری کوئی تمنا نہیں ہے۔ مجھ سے پہلے جس یزید کی تردید ہو رہی تھی میرا تو ایمان ہے کہ صحابہؓ کی جوتیوں کی برکت سے اگر میں تقریر نہیں کروں گا تو اس یزید کی جوتی کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی...... وہ بہت برا مشہور ہے نا؟ لیکن...... یقیناً وہ ابنِ سبا سے برا نہیں ہے۔ حسن بن صباح سے برا نہیں ہے سکندر مرزا سے بڑا نہیں ہے۔ خمینی سے برا نہیں ہے۔ اس لیے کہ وہ صحابی کا بیٹا ہے۔ صحابی کا پوتا ہے ۔تابعی ماں کا بیٹا ہے اور ام المومنین ام حبیبہؓ کا بھتیجا ہے۔ وہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے مقابلے میں تو برا ہو سکتا ہے۔ ہر لپاڑیے کو اس کے مقابلے میں نہیں لایا جا سکتا۔ شرابیوں اور زانیوں کو اس کے مقابلے میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ جن کے باپ کا سات ضلعوں میں پتا نہ ہو وہ یزید کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ حیران مت ہونا، میں جانتا ہوں جو کچھ کہا گیا مجھے اپنے اکابر کا مذہب اچھی طرح معلوم ہے۔ میں کسی گنبد میں بند نہیں رہتا اور کسی غار میں پرورش نہیں پاتا۔ میں نہیں چاہتا تھا یہ موضوع شروع ہو۔ لیکن میرے ایک محترم فاضل بزرگ نے اس مسئلے پر بڑی بمبارڈمنٹ کی ہے۔ جن اکابر کا انہوں نے نام لیا ہے انہی اکابر میں حضرت قطب الاقطاب مولانا رشید احمد گنگوہی نور اللہ مرقدہ بھی ہیں۔ میں تو ایک طالب علم ہوں، فاضل بزرگ کی نظر سے وہ تمام فتاویٰ گزر چکے ہوں گے جو اکابر نے دیئے ہیں ۔ انہی میں حضرت گنگوہی کا فتویٰ بھی ہے کہ

"اگرچہ میر، اسنے بزرگوں کی پیروی میں (یزید کو) فاسق کہہ دیتا ہوں لیکن یہ واضح رہے کہ یہ مسئلہ علمِ عقائد سے

تعلق نہیں رکھتا بلکہ علم تاریخ سے تعلق رکھتا ہے"

یعنی اگر کسی کی تحقیق میں اس کا فسق و فجور تاریخ سے ثابت نہ ہو تو اس سے محبت نہ سہی، اس پر لعنت بھیجنی بھی جائز نہیں ہے۔ اگر کسی نے اس کو اچھا کہہ دیا ہے تو اس نے کفر کا ارتکاب نہیں کیا ہے، یہ بات میرے بزرگوں کو اچھی طرح معلوم ہے اور میں اس مسئلے میں حضرت گنگوہی کا پیرو کار ہوں۔

پورے احترام کے ساتھ کہتا ہوں یا حضرت گنگوہی کے فتویٰ کو فتاویٰ رشیدیہ سے نکال دیا جائے یا اس مسئلے پر گفتگو کو احتیاط سے کیا جائے۔ ہمیں رافضیوں سے سند اعتماد نہیں لینی، ہمیں حکام سے نو او بجیکشن سرٹیفکیٹ (N.O.C) نہیں لینا، ہمیں کسی رافضیت نواز لیڈر کی حمایت درکار نہیں ہے، ہمیں الیکشن میں کسی سنی تبرائی کے ووٹوں کی بھیک نہیں مانگنی۔ اس لئے ہم اس کی خاطر یزید کے لئے لعنت کا دروازہ کھولنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہیں۔ حسن و حسین رضی اللہ عنہم کے مقابلے میں بُرا تھا...... ٹھیک ہے۔ لیکن جس حسینؓ نے اس کے مشیروں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا ہے اُس حسینؓ کی اپنی آواز ہے جو نوحوالوں سے دنیا میں ثابت ہے کہ اختاروامنی ثلاثاً مجھ سے تین باتیں منوالو

اماان تسیرونی الی موضع منه یا مجھے وہاں بھیج دو جہاں سے آیا ہوں۔

اوالی ثغرمن ثغوز المسلمین فاکون من اهلهم فلی مالهم وعلی ماعلیهم یا مجھے سرحد پر بھیج دو۔ تمہیں اگر میرے وجود سے ڈر ہے کہ میں موومنٹ چلاؤں گا۔ یا تحریک چلاؤں گا اور یزید کی حکومت متزلزل ہو جائے گی۔ یہ خدشہ بھی پورا کر لو، مجھے سرحد پر بٹھا دو جہاں چوبیس گھنٹے جھڑپیں ہوتی ہیں، میں وہاں کام آجاؤں گا۔ میں مر جاؤں گا تو تمہارے دل بھی ٹھنڈے ہو جائیں گے تمہیں یہی فکر ہے کہ میں شہروں میں رہوں گا تو تحریک بن جائے گی۔ سرحد پر بٹھا دو، اگر کبھی مال غنیمت آگیا تو میری بیوی لیلیٰ آمنہ میری بچی سکینہ، میری بیٹی فاطمہ، علی اکبر ہے علی اصغر ہے زین العابدین ہے یہ میری اولاد ہے یہ بھی کچھ کھا پی لیا کریں گے۔ اور اگر ایسا نہ ہوا، وہاں حملے میں ساتھی مارے گئے اور میں بھی شہید ہو گیا تو اسے قبول کر لوں گا۔ اگر یہ بھی نہیں تو خلوا سبیلی الیٰ یزیدلاذهب وهو ابن عمی پھر میرا راستہ چھوڑ دو، مجھے یزید کے پاس جانے دو، وہ میرے چچا کا بیٹا ہے۔ فاضع یدی فی یده۔ میں اس کے ہاتھوں میں ہاتھ دینے کے لئے تیار ہوں وهویریٰ فی رائیه ویحکم لی وہ اپنی رائے میرے متعلق سوچے گا اور جو چاہے فیصلہ کرے، مجھے قبول ہوگا۔ مجھے اس کے پاس لے چلو، وہ گفتگو کر کے میری شکایت دور کردے، مجھے منوا لے، میں بیعت کرنے کو تیار ہوں۔

سید مرتضیٰ علم الهدیٰ مصنف کتاب الشافی، مطبوعہ تہران ص۱۷۵، یہ روایت خود انہوں نے لکھی ہے جو یزید کو انسان کا بچہ بھی نہیں سمجھتے۔ جو علانیہ زانی شرابی ہو، جو کسی بد معاش سبائی کے قول کے مطابق اپنے باپ کی دوسری بیویوں سے زنا کرتا ہو، حسینؓ جیسا پاکباز کیا اس کی بیعت کا تصور بھی کر سکتا ہے......؟

لیکن حسینؓ کی اپنی اولاد میں سترہویں پشت میں سید مرتضیٰ علم الهدیٰ کہتا ہے کہ میرے جدّ امجد نے یزید بن معاویہ کے پاس جانے کے لئے وعدہ کیا۔ شرط لگادی کہ وہاں لے چلو وہ جو کہے گا ماننے کو تیار ہوں۔